تعارفِ فقہِ اسلامی

فقہ حنفی کی حقیقت

سید محمد عمیم الاحسان مجددی

سلف میں علمائے امت کی دو قسمیں تھیں' ایک تو حفاظ حدیث کی جنہوں نے احادیث نبویہ کی رعایت اور حفاظت (۱) کی دوسری قسم فقہاء اسلام کی ہے' جن کے اقوال پر مخلوق میں فتوے کا دار و مدار ہے یہ گروہ استنباط احکام کے ساتھ مخصوص رہا' انہوں نے قواعد حلال و حرام کے ضبط کا اہتمام کیا۔

روایت حدیث میں اکابر صحابہ نہایت محتاط تھے' حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تقلیل روایت کی تاکید فرماتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس پر شہادت طلب کرتے تھے' حضرت علی مرتضیٰؓ حلف لیتے تھے۔ خلافت راشدہ کے بعد روایت حدیث کی کثرت ہونے لگی' اس کے مقابلے میں اجتہاد و استنباط احکام کا سلسلہ خلیفہ اول سے شروع ہو کر قرون ثلثہ تک ہر زمانے میں یکساں رہا۔ اہل افتاء صحابہ و تابعین حسب ضرورت استنباط احکام کرتے رہے۔

مشہور تابعی مسروق ؒ کا قول ہے کہ میں صحابہ کی صحبت میں رہا ان کے علوم کے مجموعہ یہ چھ صحابہ تھے۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت ابن مسعودؓ۔ حضرت زید بن ثابتؓ۔ حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم اور ان چھ کے جامع حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعود (۲) تھے رضی اللہ عنہم۔

کوفہ میں علم دین کی اشاعت حضرت علقمہ' حضرت اسود' حضرت عمرو بن شرجیل اور حضرت شریح جیسے کبار تابعین سے ہوئی اور یہ تمام حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے۔ اس طبقہ کے بعد ان کے تلامذہ ابراہیم نخعی' شعبی' ابن جبیر وغیرہ ہوئے' ان کے بعد حماد بن ابی سلیمان' سلیمان بن المعتمر (ـــــ) سلیمان الاعمش اور مسعر بن کدام ہوئے' ان کے بعد شریک (۱۷۷ھ) محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی' سفیان ثوری (ـــــ ھ) اور امام ابوحنیفہ ہوئے۔ ان کے بعد اصحاب ابی حنیفہؒ مثلاً حفص بن غیاث وکیع' ابویوسف' زفر' حماد بن ابی حنیفہ' حسن بن زیاد اور محمد رحمہم اللہ علوم کے وارث ہوئے اور اسی روشنی میں فقہ حنفی کی تاسیس ہوئی۔ ہم فقہ حنفی کا سلسلہ بصورۃ شجرہ اس

۱۔ اس سلسلے میں مؤلف کی تالیف ''تاریخ علم حدیث'' ملاحظہ فرمایئے۔
۲۔ اعلام الموقعین' ص ۱۸۔

طرح قائم کرتے ہیں:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ — حضرت ابن مسعودؓ

علقمہ — اسود — عمرو بن شرجیل — مسروق — شعبی — شریح

ابراہیم نخعی

حماد بن ابی سلیمان

ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ

زفر — ابو یوسف — حسن بن زیاد — محمد بن حسن — و دیگر تلامذہ امامؒ

تفصیل مندرجہ بالا سے معلوم ہوا کہ دین کا وہ اہم علم جس کی ترویج و اشاعت کا اہتمام اکابر صحابہ نے کتاب اللہ کے بعد اس زمانے میں کیا جبکہ روایت حدیث قلیل تھی بلکہ روایت سے لوگ رو کے جاتے تھے۔

خلفاء راشدین کا زمانہ جس علم کے اہتمام میں ختم ہو گیا تھا' سلسلہ بہ سلسلہ امام ابو حنیفہؒ کو پہنچا' بالخصوص باب العلم سیدنا علیؓ اور کنیفٌ مُلِی علماء و حکمة سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا وہ علم جو ۲۳ برس کی غنیمت تام اور قرب خاص میں ان دونوں کو بارگاہِ نبوت سے براہ راست حاصل ہوا تھا اور جو بالآخر تمام صحابہ کے علوم کا مجموعہ تھا' چار پشت تک کبار تابعین کے سینوں میں سے گزر کر امام ابو حنیفہؒ کو پہنچا۔ ان کی اور ان کے تلامذہ کی کوششوں نے اس علم کو مدون اور مرتب کر کے ایسا آئین شریعت ملک و ملت کے سامنے رکھ دیا جو حق اور ہدایت کی قوت سے دنیائے اسلام کی عبادات و معاملات کی ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرنے اور دنیائے اسلام میں پھیلنے کے لئے تیار اور آمادہ تھا۔

صحابہ کے اسی مجموعۂ علوم کا نام جو چار پشتوں تک اجلۂ تابعین کے سینوں میں محفوظ رہا' مدون ہو کر ''فقہ حنفی'' ہے' بلا شبہ یہ فقہ ایک عالم کے لئے سرمایۂ اعمال حسنہ اور اس کے عاجز بندوں کے لئے وسیلۂ عظمیٰ ہے۔ **فالحمد للہ رب العلمین۔**

فقہ حنفی کے چار عمود:

جن صدہا طلبہ نے امام ابوحنیفہؒ سے بہ حیثیت طالب علم استفادہ کیا اور جن کو فروعات کی تفریع اور ان کے جواب کی تخریج میں ید طولیٰ حاصل تھا' ان میں سب سے زیادہ مشہور یہ چار ہیں:

ا۔ امام زفرؒ:

زفر بن ہذیل بن قیس کوفی (ولادت ۱۱۰ھ) پہلے حدیث پڑھی' پھر امام ابوحنیفہؒ کے حلقہ درس میں بیٹھ کر قیاس کے امام ہوئے۔ دنیوی کشمکش سے الگ ہو کر ساری زندگی تعلیم و تعلم میں گزار دی۔ (وفات ۱۵۸ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ۔

۲۔ امام ابو یوسفؒ:

ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری (ولادت ۱۱۳ھ) پہلے علم حدیث کی تحصیل کی ہشام بن عروۃ' ابواسحٰق وغیرہ سے حدیث سنی۔ مشہور محدث یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ اہل الرائے میں ابو یوسف سب سے زیادہ کثیر الحدیث اور صحیح الروایت تھے۔

تحصیل حدیث کے بعد پہلے قاضی ابن ابی لیلیٰ سے فقہ پڑھی پھر امام ابوحنیفہؒ کے حلقۂ درس میں بیٹھے اور اکابر تلامذہ ہو کر بہترین علمی مددگار بنے۔

امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر کتابیں لکھیں' مسائل ابی حنیفہؒ کو روئے زمین پر پھیلایا' مہدی کے عہد میں قاضی ہوئے اور ہارون الرشید کے عہد میں پوری مملکت آل عباس کے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔ ۱۸۳ھ میں وفات پائی' فرماتے ہیں:

ما اعظم بركة ابي حنيفةؒ فتح لنا سبيل الدنيا والأخرة۔

امام ابوحنیفہؒ کتنے بابرکت تھے کہ ہمارے لئے دنیا اور آخرت دونوں کے برکات کی راہ کھول دی۔

۳۔ امام محمدؒ:

محمد بن فرقد شیبانی (ولادت ۱۳۲ھ) بچپن سے تحصیل علم میں لگ گئے' پہلے حدیث پڑھی' پھر امام ابوحنیفہؒ سے جبکہ وہ بغداد میں منصور کی قید میں تھے۔ استفادۂ فقہ شروع کیا۔

امام ابو حنیفہؒ کا جب انتقال ہو گیا تو امام ابو یوسف سے فقہ کی تکمیل کی، امام مالک سے مدینہ جا کر مؤطا پڑھی۔ امام محمد نہایت ذہین اور طباع تھے، تفریع مسائل میں انہیں بڑا ملکہ تھا، امام ابو یوسفؒ ہی کے زمانہ میں مرجع انام بن گئے۔

امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کی تعلیم کا سلسلہ زیادہ تر امام محمد سے قائم ہوا۔ انہیں کی کتابیں اس سلسلہ میں زیادہ مشہور ہوئیں۔

۱۸۹ھ میں وفات پائی، عہد ہارونی میں یہ بھی قاضی ہوئے۔

کتب فقہ میں امام ابو یوسف الثانی اور امام محمد ''الثالث'' کہلاتے ہیں۔ (۱) دونوں کو ملا کر ''صاحبین'' کہا جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسف ''شیخین'' کہے جاتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ اور امام محمد ''طرفین'' کہلاتے ہیں، تینوں کو ملا کر ائمہ ''ثلاثہ'' کہتے ہیں۔

۴۔ امام حسنؒ:

حسن بن زیاد لولوی نے امام ابو حنیفہؒ سے تحصیل فقہ کی ابتداء کی اور صاحبین سے تکمیل کی، فقہ حنفی پر متعدد کتابیں لکھیں، قیاس کے ماہر تھے، کچھ عرصہ قاضی رہے۔ ۲۰۴ھ میں انتقال ہوا۔

فقہ حنفی کے یہ وہ چار ائمہ ہیں جن سے یہ مذہب پھیلا۔ فقہ حنفی اگرچہ امام ابو حنیفہؒ کی طرف منسوب ہے، مگر فی الحقیقت ان کی اور ان کے تلامذہ بالخصوص مندرجہ بالا چار ائمہ کی رایوں کا مجموعہ ہے اور سب پر فقہ حنفی کا اطلاق ہوتا ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

اذا حکم الحنفی بما ذھب الیہ ابو یوسف او محمد او نحوھما من اصحاب الامام فلیس حکما بخلاف رایہ۔

اگر کوئی حنفی کسی مسئلہ میں امام ابو یوسفؒ یا امام محمد یا کسی اور تلمیذ امام ابو حنیفہؒ کی رائے کے موافق حکم دے تو یہ امام ابو حنیفہؒ کی رائے کے خلاف نہیں ہوگا۔

پھر لکھتے ہیں:

۱۔ اور ایسے موقع پر الاول سے مراد خود امام ابو حنیفہؒ ہوتے ہیں۔

ان اقوال اصحاب الامام غیر خارجة عن مذهبه۔

(ص ۳۸۵' ج ۳)

بلاشبہ امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کے اقوال مذہب ابی حنیفہ سے خارج نہیں ہیں۔

دورِ تدوین میں فقہ حنفی کے چند اکابر:

۱۔ ابراہیم بن رستم مروزی' شاگرد امام محمدؒ نوادر امام محمد کے جامع' امام مالک سے حدیث پڑھی۔ (وفات ۲۱۱ھ)

۲۔ احمد بن حفص ابوحفص کبیر۔ شاگرد امام محمدؒ کتب امام محمد کے راوی۔

۳۔ بشر بن غیاث مریسی شاگرد امام ابویوسف' صاحب تصانیف (۲۲۸ھ)

۴۔ بشیر بن ولید کندی شاگرد امام ابویوسف' کتب امام ابویوسف کے راوی بغداد کے قاضی (۲۳۸ھ)

۵۔ عیسیٰ بن ابان بن صدقہ' شاگرد امام محمد و امام حسن بن زیاد فقیہہ و محدث (۲۲۱ھ)

۶۔ محمد بن سماعہ تمیمی' قاضی بغداد شاگرد امام ابویوسف و محمد حسن بن زیاد جامع نوادر ابی یوسف و محمد (۲۳۴ھ)

۷۔ محمد بن شجاع ثلجی شاگرد حسن بن زیاد مؤلف تصحیح الآثار کتاب المضاربہ' کتاب النوادر وغیرہ' فقیہ محدث (وفات ۲۶۷ھ)

۸۔ ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان' جوز جانی' شاگرد امام محمد مؤلف اصول وامالی (ھ)

۹۔ ہلال بن یحییٰ بن مسلم الرائے' وسیع العلم' فقہ النفیس شاگرد امام زفر و امام ابی یوسف' مؤلف کتاب الشروط' احکام الاوقاف۔ (۲۴۵ھ)

۱۰۔ احمد بن عمر الخصاف' اپنے والد کے شاگرد تھے اور وہ حسن بن زیاد کے تلامیذ میں سے تھے' مؤلف کتاب الخراج' کتاب الحیل' کتاب الوصایا' کتاب الشروط' کتاب الوقف' ماہر حساب وفرائض تھے۔ (وفات ۲۶۱ھ)

۱۱۔ ابوجعفر احمد بن عمران قاضی مصر شاگرد محمد بن سماعہ مؤلف کتاب الحج وغیرہ (۲۸۰ھ)

۱۲۔ بکار بن قتیبہ بن اسد قاضی مصر شاگرد ہلال الرائے فقیہ العصر مؤلف کتاب الشروط' کتاب المحاضر والسجلات' کتاب الوثائق و کتاب الجلیل۔ (۲۹۰ھ)

۱۳۔ ابو حازم عبدالحمید بن عبدالعزیز شاگرد عیسی وبلال مؤلف کتاب الشروط کتاب المحاضر' کتاب ادب القاضی کتاب الفرائض' قاضی کوفہ (وفات ۲۹۲ھ)

۱۴۔ ابو سعید احمد بن الحسین الروعی شاگرد اسمٰعیل بن حماد بن ابی حنیفہ وابی علی الدقاق (۳۱۷ھ)

۱۵۔ ابوعلی الدقاق شاگرد موسیٰ بن نصر رازی تلمیذ امام محمد (وفات ۳۱۷ھ)

۱۶۔ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ ازدی طحاوی' ولادت ۲۳۰ھ۔ پہلے امام مزنی تلمیذ امام شافعی سے جوان کے ماموں تھے فقہ پڑھی۔ پھر حنفی ہو گئے اور قاضی ابو جعفر ابو حازم سے فقہ پڑھی' حنفیہ میں بڑے درجے کے محدث اور فقیہ' قاضی بکار کے ساتھ عرصہ تک رہے' نہایت مفید کتابیں لکھیں' جن سے حنفیت کی بڑی تائید ہوئی' ذکر آتا ہے۔ (وفات ۳۲۱ھ)

دورِ تدوین میں فقہ حنفی کی کتابیں:

فقہ حنفی میں سب سے اہم اور پہلی کتاب تو وہ مجموعۂ فقہی ہے جو خود امام ابو حنیفہؒ نے مجلس تدوین میں لکھوایا' وہی فقہ حنفی کی اصل اور تلامذۂ امام کے مولفات کا ماخذ ہے' مگر بعد میں اس اصل کا سراغ نہیں ملتا۔

اگرچہ امام صاحب کے زمانہ میں اور ان کے بعد کتب ابی حنیفہ کے نام سے وہ مجموعہ مشہور رہا' جس کے متعلق مشہور محدث ابن المبارک کا قول ہے:

کتبت کتب ابی حنیفة غیر مرة۔

میں نے امام ابو حنیفہؒ کی کتابوں کو متعدد بار لکھا۔

علامہ شبلی سیرۃ النعمان میں لکھتے ہیں:

''امام صاحب کی تصنیفات کا ضائع ہو جانا اگرچہ محل تعجب نہیں' اس عہد کی ہزاروں کتابوں میں سے آج ایک کا بھی وجود نہیں' امام اوزاعی' ابن جریج' ابن عروبہ' حماد بن معجزان کی تالیفات عین اسی زمانے میں شائع ہوئیں' جب امام ابو حنیفہؒ کا دفتر مرتب ہو رہا تھا تاہم ان کی کتابوں کا نام بھی کوئی نہیں جانتا' لیکن امام ابو حنیفہ کی کتب کی گمشدگی کی ایک خاص وجہ ہے' امام صاحب کا مجموعہ فقہ اگرچہ بجائے خود مرتب اور خوش اسلوب تھا' لیکن قاضی ابو یوسف و امام محمد نے انہیں مسائل کو اس توضیح و تفصیل سے لکھا ہے اور ہر مسئلہ پر استدلال اور برہان

کے ایسے حاشیے اضافہ کئے ہیں کہ انہیں کا رواج عام ہو گیا اور اصل ماخذ سے لوگ بے پرواہ ہو گئے' ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ متاخرین نحویوں کی تصنیفات کے بعد فراء کسائی' خلیل ابوعبیدہ کی کتابیں دنیا سے ناپید ہو گئیں' حالانکہ یہ لوگ فن نحو کے بانی اور مدون اول تھے۔'' (ص ۲۰۰)

امام ابوحنیفہؒ کے تلامذہ میں سب سے پہلے ان کے جلیل القدر شاگرد امام ابو یوسف نے متعدد کتابیں لکھیں' جو مستقل تصنیفیں بھی ہیں اور ان کے امالی یعنی تقریریں بھی جمع کی گئیں۔ ابن ندیم نے کتب ابی یوسف کی طویل فہرست دی ہے' ان میں سے کتاب الخراج اور کتاب اختلاف ابی حنیفہ و ابن ابی لیلیٰ' یہ دونوں چھپ چکی ہیں۔

امام ابوحنیفہ کے مذہب پر دورِ تدوین میں جتنی کتابیں محفوظ رہیں اور بعد میں اس پر کام ہوتا رہا اور مشہور ہوئیں' وہ امام محمدؒ کی کتابیں ہیں۔

فقہ سے متعلق ان کی کتابیں دو قسم کی ہیں' ایک تو وہ جن کی روایت امام محمد سے اس قدر عام اور شہرت کے ساتھ ہوئی کہ قلوب پر ان کتابوں کا اعتماد قائم ہو گیا اور ان کے مسائل کو عام طور پر علماء حنفیہ نے تسلیم کر لیا۔ یہ کتابیں ظاہر الروایۃ کے نام سے مشہور ہیں' دوسری وہ کتابیں جن کو اعتماد کا یہ درجہ حاصل نہیں' یہ نوادر کہلاتی ہیں۔

کتب ظاہر الروایۃ یہ چھ ہیں:

ا۔ جامع صغیر:

یہ کتاب مسائل فقہیہ کے چالیس کتب پر مشتمل ہے۔ اس کی روایت امام محمد سے عیسیٰ ابن ابان اور محمد بن سماعہ نے کی' پہلی کتاب' کتاب الصلوٰۃ ہے' آخر میں کتاب الوصایا اور متفرقات ہیں۔

اس کے ابواب خود امام محمد نے قائم نہیں کئے بلکہ قاضی ابوطاہر محمد بن محمد بن الدباس نے اس کی تبویب کی۔ امام محمد اس کتاب کے مسائل کی روایت امام ابو یوسف سے اور وہ امام ابوحنیفہؒ سے کرتے ہیں' اس میں دلائل نہیں ہیں۔ یہ کتاب مصر میں چھپی ہے اور ہندوستان میں مولانا عبدالحئی فرنگی محلی کے حاشیہ کے ساتھ چھپی ہے۔

۲۔ جامع کبیر:

یہ کتاب جامع صغیر کی طرح ہے' مگر اس میں مسائل اور تفریع بہت زیادہ ہیں' یہ کتاب بھی حیدرآباد میں چھپی ہے۔

۳۔ مبسوط:

یہ کتاب اصل کے نام سے مشہور ہے' امام محمدؒ کی تصانیف میں یہ کتاب سب سے بڑی ہے' اس میں انہوں نے ایسے ہزاروں مسئلے جمع کئے ہیں' جن کے جواب خود امام ابوحنیفہؒ نے استنباط کئے ہیں اور ان میں بعض مسائل وہ بھی ہیں جن میں امام ابو یوسف اور امام محمدؒ نے ان سے اختلاف کیا ہے۔ اس کتاب میں ان کی عادت یہ ہے کہ مسئلہ کو وہ ان آثار سے شروع کرتے ہیں جن کی ان کو روایت حاصل ہے' پھر ان سے ماخوذ مسائل کا ذکر کرتے ہیں اور اکثر ان مسائل پر خاتمہ کرتے ہیں جن میں امام ابوحنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ کا اختلاف ہوا۔ اس کتاب کے راوی احمد بن حفص ہیں' اس کتاب میں عمل واحکام قیاسیہ نہیں ہیں۔

۴۔ زیادات:

اصل کے مسائل پر زائد مسائل ہیں' اس کی زیادۃ الزیادات بھی امام محمدؒ نے لکھی۔ اس کے راوی بھی احمد بن حفص ہیں۔

۵۔ السیر الصغیر:

بروایت احمد بن حفص' اس کتاب میں جہاد اور حکومت وسیاست کے مسائل ہیں۔

۶۔ السیر الکبیر:

مثل السیر الصغیر کے ہے مگر اس سے بڑی اور اس میں مسائل زیادہ ہیں۔ یہ کتاب فقہ میں امام محمدؒ کی آخری تالیف ہے' اس کے راوی ابوسلیمان جوزجانی اور اسمٰعیل بن ثوابہ ہیں' یہ کتاب سرخسی کی شرح کے ساتھ ممزوج حیدرآباد میں چھپی ہے۔

دورِ تدوین کے بعد علماء حنفیہ نے انہی کتابوں پر زیادہ اعتماد کیا' ان کی شرحیں لکھیں' ان

کے مسائل کو جمع کیا اور ان کا اختصار کیا گویا بعد میں مذہب حنفیہ کی بنیاد انہیں کتابوں پر قائم ہوگئی۔

چوتھی صدی کے آغاز میں ابوالفضل محمد بن احمد المروزی المعروف بہ حاکم شہید نے کافی کے نام سے کتاب لکھی جس میں کتب ظاہر الروایۃ کے تمام مسائل جمع کر دیئے' مکروہات کو حذف کر دیا۔ سرخسی نے اس کی طویل شرح لکھی۔ جو تیس جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ اب مبسوط کے نام سے یہی کتاب مشہور ہے۔

کتب نوادر:

کتب ستہ ''ظاہر الروایۃ'' کے علاوہ امام محمدؒ نے فقہ کی دوسری جتنی کتابیں تالیف کیں یا ان کی طرف منسوب ہیں وہ سب نوادر کہلاتی ہیں۔ مثلاً امالی محمد' کیسانیات' جرجانیات' رقیات' ہارونیات' نوادر ابن رستم وغیرہ۔

فقہ کے علاوہ حدیث و آثار پر امام محمدؒ کی تین کتابیں مشہور ہیں:

ا۔ موطا امام محمد:

یہ اصل میں موطا بروایت امام محمد ہے' مگر امام محمد نے عراقی روایتوں کو اس پر اضافہ کیا یہ کتاب متعدد بار مولانا عبدالحئی صاحب مرحوم کے حاشیہ کے ساتھ چھپی ہے۔

۲۔ کتاب الآثار:

یہ کتاب بھی مشہور و متداول ہے' موطا میں اہل مدینہ کے آثار صحابہ و تابعین کے مقابلہ میں امام محمدؒ نے کوفہ کے آثار صحابہ و تابعین کو جمع کیا ہے۔

۳۔ کتاب الحج:

اس کتاب میں اہل مدینہ کے آثار و احادیث کو لکھنے کے بعد اہل عراق کے احادیث و آثار کو لکھا اور دونوں میں محاکمہ کیا۔ یہ کتاب لکھنؤ میں ایک بار چھپی امام محمد رحمہ اللہ کی اور بھی کتابیں ہیں جن کا ذکر ابن ندیم نے کیا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے تلامذہ میں حسن بن زیاد نے بھی متعدد کتابیں لکھیں' مثلاً کتاب المجر دلابی

حنفیہ' کتاب ادب القاضی' کتاب الخصال' کتاب التصنیفات' کتاب الخراج' کتاب الفرائض' کتاب الوصایا۔ لیکن ان کتابوں کا درجہ امام محمدؒ کی کتابوں کے بعد ہے۔

اس دور کا خاتمہ ایک عظیم القدر امام و مصنف امام ابوجعفر احمد بن طحاوی پر ہوتا ہے۔ جنہوں نے احادیث و آثار کی روشنی میں شافعیت کے مقابلے میں حنفیت کا خوب انتصار کیا۔ ابن ندیم نے ان کی بہت سی تالیفات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے حسب ذیل دو کتابیں مشہور و متداول ہیں۔

۱۔ کتاب مشکل الآثار:

احادیث مختلفہ کی ترجیہہ میں عمدہ کتاب ہے۔ حیدر آباد میں چھپی ہے۔ ابوالولید باجی مالکی نے اس کی تلخیص لکھی۔

۲۔ کتاب شرح معانی الآثار:

یہ کتاب اہل حجاز اور اہل عراق کے مستدل احادیث کا نہایت عمدہ مجموعہ ہے' اس میں فریقین کے احادیث و آثار کے لکھنے کے بعد امام طحاوی نے بطریق نظر ترجیح کا طریقہ اختیار کیا ہے اور مذہب حنفیہ کا خوب انتصار کیا۔ اس کتاب سے فقہ میں بڑی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

ابن ندیم نے ان کی ایک ضخیم کتاب کا ذکر بھی کیا ہے' اس کا نام اختلاف الفقہاء ہے مگر لکھا ہے کہ اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔

امام مزنی تلمیذ امام شافعی کے مختصر مزنی کے جواب میں امام طحاوی کی مختصر طحاوی بھی مشہور ہے۔

راجپوت انٹر نیشنل منی چینجرز

عامر چیمبرز' شاپ نمبر B-38 بالمقابل پی آئی اے سیار گاہ

گلشنِ اقبال مین یونیورسٹی روڈ کراچی

گلشنِ اقبال میں ایک نیا منی چینجنگ پوائنٹ

فون: 4984028 موبائیل: 0300-9243903 - 0300-9244061